

زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) کے پیر 29 جنوری 2024ء کو صبح 10 بجے کراچی میں منعقدہ اجلاس کی روداد

شرکا

جناب جمیل احمد	چیئر پرسن اور گورنر اسٹیٹ بینک آف پاکستان
جناب ڈاکٹر عنایت حسین	ڈپٹی گورنر
جناب سلیم اللہ	ڈپٹی گورنر
محمد علی ملک	ایگزیکٹو ڈائریکٹر
نواد انور	ڈائریکٹر، ایس بی پی بورڈ
محمد علی لطیف	ڈائریکٹر، ایس بی پی بورڈ
نجف یاور خان	ڈائریکٹر، ایس بی پی بورڈ
نوید حامد	بیرونی رکن
ڈاکٹر حاند مختار	بیرونی رکن
فیاض الرحمن	کارپوریٹ سیکرٹری

موجودہ معاشی حالات کا جائزہ اور مالی سال 24ء کے امکانات

1- اسٹاف نے 12 دسمبر 2023ء کو منعقدہ ایم پی سی اجلاس کے بعد سے معیشت کے اہم اظہاریوں میں زری پالیسی کمیٹی کو پیش رفت سے آگاہ کیا۔ ابھرتے ہوئے رجحانات کے جائزوں اور تجزیوں سے بھی کمیٹی کو آگاہ کیا گیا جن میں بیس لائن تخمینوں میں استعمال ہونے والے اہم مفروضے بھی شامل تھے۔

2- حقیقی شعبے میں ہونے والی پیش رفت پر گفتگو کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ بلند تعدد والے اظہاریوں کے تازہ ترین اعداد و شمار سے بدستور سال بسال معتدل بحالی کی عکاسی ہوتی رہی۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ مالی سال 24ء کے پہلے پانچ ماہ میں بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں معمولی کمی دیکھی گئی جبکہ نومبر 2023ء کے دوران معتدل اضافہ ہوا۔ دسمبر 2023ء میں سیمنٹ کی ملکی فروخت اور برآمدات دونوں میں نمایاں اضافہ ہوا۔ مزید برآں، تازہ ترین سروے میں ایشیا سازی کی فرموں کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ استعداد کے استعمال میں خاصی بہتری آئی ہے۔ زرعی شعبے پر بحث کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ عام طور پر ربیع کی فصلوں کے لیے خام مال کے حالات سازگار ہی رہتے ہیں تاہم، دسمبر 2023ء اور جنوری 2024ء میں کم بارش نے فصل کے لیے کچھ خطرات پیدا کیے۔ کمیٹی کو بتایا گیا کہ 15 جنوری 2024ء تک کپاس کی آمد 8.3 ملین گانٹھ رہی جو اس عرصے کے دوران سابقہ اوسط 9.1 ملین گانٹھوں سے کم ہے۔ اگرچہ کپاس کی آمد گذشتہ سال سے بہتر رہی ہے تاہم موجودہ رجحان بتاتا ہے کہ کپاس کی پیداوار ابتدائی سرکاری تخمینوں سے کم رہنے کا امکان ہے۔

3- مالی سال 24ء کے منظر نامے پر بحث کرتے ہوئے اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ بڑے پیمانے کی ایشیا سازی اور زراعت کے حالیہ اعداد و شمار اور تخمینے اس طرف اشارہ کرتے ہیں کہ کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے نمو کا منظر نامہ تبدیل نہیں ہوا۔ اسٹاف نے مزید بتایا کہ مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی میں صنعتی سرگرمیوں میں کچھ تیزی آنے کی توقع ہے، جس کی عکاسی کاروباری احساسات کے حالیہ سروے کے نتائج سے بھی ہوتی ہے۔ خاص طور پر، اضافہ اور کمی دونوں طرح کے خطرات کو

مد نظر رکھا جائے تو مالی سال 24ء میں حقیقی جی ڈی پی نمو 2.0 سے 3.0 فیصد کی حد میں رہنے کی توقع ہے، جبکہ بنیادی مفروضے کے تحت دیکھا جائے تو تخمینہ ہے کہ پیداوار کا فرق معمولی سامنی رہے گا۔

4- عالمی سطح پر پیش رفت پر بحث کرتے ہوئے اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ پرچیزنگ منیجر زانڈیکس (پی ایم آئی) سے معلوم ہونے والی عالمی اقتصادی سرگرمی ملے جلے رجحان کی نشاندہی کرتی ہے۔ خدمات سے متعلق پی ایم آئی میں تیزی جبکہ اشیا سازی کے پی ایم آئی میں کچھ کمی دیکھی گئی۔ اشیا کی عالمی تجارت عمومی کم طلب کے علاوہ اس وجہ سے بھی سست رہی کہ عالمی وبا کے بعد پیشتر گھریلو اخراجات اشیا کے بجائے خدمات کے لیے ہوئے۔ بحیرہ احمر میں بڑھتے ہوئے عدم تحفظ نے کنٹینر کی قیمتوں کو دگنا کر دیا جس سے بین الاقوامی تجارت کو چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مزید برآں، اجلاس کو بتایا گیا کہ ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی یافتہ ملکوں میں عمومی مہنگائی اور تیزی مہنگائی دونوں میں کمی کا سلسلہ جاری ہے۔ بہت سی ابھرتی ہوئی منڈیوں میں مہنگائی اپنے کم ہدف کی حد تک پہنچ گئی تھی چنانچہ ایم پی سی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے ایسی کچھ منڈیوں میں پالیسی ریٹ نرم کیے گئے۔ دوسری جانب ترقی یافتہ ملکوں میں مہنگائی اب بھی اپنے سالانہ اوسط کے ہدف 2.0 فیصد سے زیادہ ہے جس کے سبب ان ملکوں کے مرکزی بینک اپنا موجودہ پالیسی موقف برقرار رکھنے پر مجبور ہیں۔

5- پاکستان کے توازن ادائیگی سے متعلق تازہ ترین پیش رفت پر گفتگو میں بتایا گیا کہ ایم پی سی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے بیرونی شعبے میں توقع سے زائد بہتری آئی ہے۔ تجارتی خسارہ کم ہوا اور کارکنوں کی ترسیلات میں اضافہ، چنانچہ کرنٹ اکاؤنٹ دسمبر 2023ء میں 397 ملین ڈالر نمایاں سرپلس میں رہا۔ مجموعی طور پر مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ 77.1 فیصد سال بسال کم ہوا۔ تجارتی خسارے میں یہ بہتری دراصل جولائی تا دسمبر مالی سال 24ء کے دوران درآمدات میں 15.8 فیصد سال بسال کمی کی وجہ سے آئی (پی بی ایس کے اعداد و شمار) جس کے بنیادی اسباب اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں کمی، بہتر ملکی زرعی پیداوار اور تیل کے درآمدی حجم میں کمی ہیں۔ مزید برآں جولائی تا دسمبر مالی سال 24ء کے دوران برآمدات میں 5.2 فیصد اضافہ ہوا (پی بی ایس کے اعداد و شمار) جس میں چاول کی برآمدات (قیمت اور حجم دونوں کے لحاظ سے) نمایاں ہیں جبکہ بلند اضافہ قدر (ایچ وی اے) کی ٹیکسٹائل کا حجم بڑھنے سے بھی اس نمو کو سہارا ملا۔ یہ بات نوٹ کی گئی کہ دسمبر 2023ء کے دوران مالی کھاتے میں رقوم کی آمد کے علاوہ آئی ایم ایف کے اسٹیٹ بانی انتظام (ایس بی اے) کی قسط کی وصولی سے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر بڑھ کر 19 جنوری 2024ء کو 8.3 ارب ڈالر ہو گئے۔

6- جاری کھاتے کے توازن کے مختلف اجزا کا منظر نامہ پیش کرتے ہوئے بتایا گیا کہ چاول اور بلند اضافہ قدر ٹیکسٹائل کی برآمد کے متوقع مضبوط حجم کی وجہ سے مالی سال 24ء کے برآمدی تخمینوں کو نظر ثانی کر کے بڑھا دیا گیا ہے جبکہ عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں متوقع کمی کی بنا پر مالی سال 24ء کے درآمدی تخمینوں میں معمولی کمی کی گئی ہے۔ اسٹاف نے بتایا کہ باضابطہ ذرائع سے ترسیلات زر کی سہولت کے لیے پالیسی اور ضوابطی اقدامات کی بنا پر اور حالیہ مہینوں میں بیرون ملک جانے والے کارکنوں کی تعداد اوسط سے زیادہ ہونے کی وجہ سے کارکنوں کی ترسیلات زر میں بتدریج بہتری متوقع ہے۔ اس پیشرفت کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال 24ء کے دوران کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ جی ڈی پی کے 0.5 سے 1.5 فیصد تک کی سابقہ متوقع حد میں رہنے کا امکان ہے۔

7- مالی پیشرفت کے حوالے سے اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ مالی سال 24ء کے دوران مالیاتی اظہاریوں میں گذشتہ سال کے اسی عرصے کی نسبت بہتری آئی ہے۔ جولائی تا اکتوبر مالی سال 24ء کے دوران مجموعی مالیاتی خسارہ کم ہو کر جی ڈی پی کا 0.8 فیصد رہ گیا جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں جی ڈی پی کا 1.5 فیصد تھا۔ اسی طرح جولائی تا اکتوبر مالی سال 24ء کے دوران بنیادی فاضل رقم (سرپلس) بڑھ کر جی ڈی پی کی 1.4 فیصد ہو گئی جو گذشتہ سال اسی مدت میں جی ڈی پی کا 0.2 فیصد تھی۔ یہ بہتری دراصل ٹیکس اور غیر ٹیکس محصولات دونوں میں نمایاں اضافے کی وجہ سے آئی۔ فیڈرل بورڈ آف ریونیو کے محصولات میں جولائی تا دسمبر مالی سال 24ء کے دوران 30.3 فیصد سال بسال اضافہ درج کیا گیا

جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 17.4 فیصد تھا۔ پٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی (پی ڈی ایل) کے بلند رہنے اور اسٹیٹ بینک کے منافع کی معقول منتقلی کی وجہ سے نان ٹیکس محصولات مستحکم رہیں۔ اسٹاف نے بحیثیت مجموعی معاشی اور قیمتوں کے استحکام کے لیے مالیاتی سنجائی جاری رکھنے کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

8- زری مجموعوں پر ہونے والی پیش رفت پر بحث میں کمیٹی کو بتایا گیا کہ دسمبر 2023ء کے اختتام تک زرو وسیع (ایم 2) کی نموسال بسال بڑھ کر 17.8 فیصد ہو گئی جو جون 2023ء کے اختتام پر 14.2 فیصد نموسے خاصی زیادہ ہے۔ تاہم، اس اضافے کا تخمینہ عارضی عوامل کی بنیاد پر لگایا گیا تھا، جس میں دسمبر 2023ء کے دوران نجی شعبے کے قرضوں میں موسمی اضافہ بھی شامل ہے تاہم بعد ازاں جاری کردہ اعداد و شمار نے اس اضافے کے معکوس ہونے کی نشاندہی کی۔ جولائی تا دسمبر مالی سال 24ء کے دوران مجموعی پیش رفت پر اسٹاف نے بتایا کہ جون 2023ء کے بعد سے خالص بیرونی اثاثے بڑھے ہیں جس کا سبب جولائی اور دسمبر 2023ء میں دو طرفہ اور کثیر طرفہ بیرونی رقوم میں اضافہ ہے۔ دوسری جانب بینکوں کے خالص ملکی اثاثوں میں کمی واقع ہوئی جس کا سبب نجی شعبے کے قرضوں کی نمو میں توقع سے زائد کمی ہے۔ یہ بات نوٹ کی گئی کہ اسٹیٹ بینک کی اسکیموں کے تحت فنانسنگ کم ہونے کی وجہ سے معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں نسبتاً کم اضافہ ہوا، جبکہ صارفین کے قرضوں میں خالص واپسی دیکھی گئی۔ دوسری جانب جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب گذشتہ سال کی سطح پر رہی۔ زری مجموعوں میں نمو کے امکانات پر گفتگو میں کمیٹی کو بتایا گیا کہ موسمی عوامل اور اساسی اثر بالعموم ہونے کے ساتھ ایم ٹو کی نمو میں آخر جون 24ء تک کمی متوقع ہے اور مالی سال 24ء میں 13 سے 15 فیصد تک کی حد میں رہنے کی توقع ہے، جو کمیٹی کے گذشتہ اجلاس سے تبدیل نہیں ہوئی۔

9- مہنگائی کے رجحانات اور تبدیلیوں پر بحث کرتے ہوئے اسٹاف نے کمیٹی کو بتایا کہ عمومی مہنگائی کی سال بسال شرح نومبر 2023ء کی 29.2 فیصد کے مقابلے میں دسمبر 2023ء میں 29.7 فیصد رہی۔ ماہ بہ ماہ بنیاد پر دسمبر 2023ء میں مہنگائی کی شرح گر کر 0.8 فیصد پر آگئی جو نومبر 2023ء میں 2.7 فیصد تھی۔ اسٹاف نے بتایا کہ توانائی کی قیمتوں میں بار بار اور بھاری اضافے، جیسا کہ نومبر میں گیس کے نرخوں میں اضافہ اور دسمبر میں بجلی کے نرخوں میں اضافہ، مہنگائی میں مسلسل کمی کے رجحان میں حاصل ہے چنانچہ اس سے وابستہ مہنگائی کی توقعات بھی کم نہیں ہو پارہیں۔ دوسری جانب غذائی مہنگائی میں کمی کارخانہ ہے۔ قوزی مہنگائی مسلسل تیسرے مہینے گری ہے اور نومبر 2023ء کی 21.5 فیصد کے مقابلے میں دسمبر 2023ء میں یہ 21.0 فیصد درج کی گئی ہے۔ اس طرح مجموعی طلب میں کمی، اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی، ملکی رسد میں بہتری اور پاکستانی روپے کی قدر کے نسبتاً استحکام کی نشاندہی ہوتی ہے۔

10- مہنگائی کے منظر نامے پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے، عملے نے اس بابت روشنی ڈالی کہ توانائی کے نرخوں میں بڑے رد و بدل کی وجہ سے قیمتوں میں پہلے سے متوقع کمی کی رفتار دھیمی ہو گئی۔ بہر حال سخت زری پالیسی کو حالیہ مالیاتی استحکام، اجناس کی پست ملکی اور عالمی قیمتیں، اور موافق اساسی اثر سے مدد ملی، جس کے باعث مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی کے دوران مہنگائی میں مزید تیزی سے کمی متوقع ہے۔ عملے نے کمیٹی کو یہ بھی بتایا کہ مہنگائی کی خط بنیاد کا انحصار اضافے کے خطرات پر ہے جو توانائی کی سرکاری قیمتوں میں مزید رد و بدل سے منسلک ہیں۔

مالی منڈی اور زری بنیاد کا انتظام

11- عملے نے زری پالیسی کے نفاذ سے متعلق کمیٹی کو آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ زری پالیسی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے شبینہ ریپورٹ 22.0 فیصد کے ہدف کے مقابلے میں اوسطاً 21.67 فیصد رہا ہے۔

12- زیرِ جائزہ مدت (26 جنوری 2024ء تک) میں اسٹیٹ بینک کی سیالی اعانت بڑھ کر اوسطاً 9.317 ٹریلین روپے تک پہنچ گئی ہے، جو زرعی پالیسی کے گذشتہ جائزے کی مدت (12 دسمبر 2023ء تک) میں 8.301 ٹریلین روپے تھی۔ زرعی پالیسی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے ثانوی مارکیٹ کی یافتوں میں بھی نمایاں تبدیلی دیکھی گئی۔ زیرِ جائزہ مدت میں ٹریڈری بلز کی یافتیں (سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ عرصیتوں کے حامل) میں کمی آئی جو شرح سود کے کوریڈور کی نجلی سطح سے بھی پست تھی۔

13- ٹریڈری بلز کی ابتدائی نیلامیوں میں، سالانہ تمسکات بازار کی ترجیح بن گئے۔ معین شرح پاکستان انویسٹمنٹ بانڈ (پی آئی بیز) کی ابتدائی نیلامیوں میں، وسط مدتی (3 اور 5 سال) اور طویل مدتی (10 سال) دونوں یافتیں بلند شرکت کے سبب بدستور کمی کی ڈگر پر گامزن رہیں۔ معین شرح پی آئی بیز کے ساتھ ساتھ رواں شرح پی آئی بیز میں بھی شرکت یہی رجحان دیکھا گیا۔

14- عملے نے کمیٹی کو بتایا کہ پاکستان یورو بانڈ کی یافتوں اور کریڈٹ ڈیفالٹ سواپ کے مابین تفاوت میں کمی آگئی ہے تاہم، یہ اب بھی معمول کی سطح سے اوپر ہیں۔

15- زرعی پالیسی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے زر مبادلہ کی مارکیٹ میں ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 1.5 فیصد اضافہ ہوا۔ یہ بھی بتایا گیا کہ زیرِ جائزہ مدت میں دیگر بڑی کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر اشاریے کی قدر میں 0.4 فیصد کمی آئی ہے۔

ماڈل پر مبنی جانچ

16- عملے نے کمیٹی کو مالی سال 24ء کے لیے مہنگائی کے تخمینے کے ماڈل پر مبنی جائزوں سے آگاہ کیا، جو پالیسی ریٹ کی راہ سے مشروط تھے۔ دسمبر 2023ء میں مہنگائی کا تخمینہ اپنی سابقہ سطح کے قریب رہا جو زرعی پالیسی کے گذشتہ جائزے میں زیرِ بحث آئی تھی۔

17- کمیٹی نے ہدف کے مقابلے میں مہنگائی کے وسط مدتی تخمینوں پر بھی تبادلہ خیال کیا، جو ماڈل کے ذریعہ تجویز کردہ متعلقہ پالیسی شرح سود کی راہ سے مشروط ہے تاکہ وسط مدت میں مہنگائی کو 5 تا 7 فیصد کی حد میں لایا جاسکے۔ اس تناظر میں کمیٹی نے موجودہ پالیسی موقف کی مناسبت پر تبادلہ خیال کیا۔

18- مالی سال 24ء اور 25ء کے خط بنیاد کے تخمینوں کے خطرات پر بحث کرتے ہوئے، عملے نے تیل کی عالمی قیمتوں اور شرح مبادلہ کے متبادل مفروضوں کے تحت مہنگائی اور پالیسی ریٹ کی ممکنہ راہ پیش کی۔

اسٹیٹ بینک کے زرعی پالیسی کے لیے سرویز کے نتائج

19- عملے نے کمیٹی کو بتایا کہ جنوری 2024ء میں کیے گئے سروے کی حالیہ لہر میں، اعتماد کاروبار میں بہتری آئی ہے جبکہ دسمبر 2023ء میں زرعی پالیسی کے گذشتہ جائزے کے بعد سے اعتمادِ صارف میں تھوڑی سی بہتری آئی۔ دسمبر 2023ء کے نتائج کی نسبت توانائی کی قیمتوں میں اضافے کے باعث کاروباری اداروں اور صارفین دونوں کی مہنگائی کے حوالے سے توقعات اضافہ ہوا۔ مزید، فرموں کی استعداد کے استعمال میں بتدریج بہتری آرہی ہے۔

20- اس کے بعد عملے نے زرعی پالیسی کمیٹی کو اسٹیٹ بینک کے علاوہ اداروں کے ”سروے آف دیگر فورکاسٹرز“ کے نتائج سے آگاہ کیا۔ جس میں یہ محسوس کیا گیا کہ زرعی پالیسی کے موجودہ اجلاس میں پیش گوئی کرنے والوں کی اکثریت پالیسی ریٹ میں کسی تبدیلی کی توقع نہیں رکھتی، جبکہ ان کی مہنگائی اور نمو فورکاسٹ ڈسٹری بیوشن کے حوالے سے پیش گوئیاں اسٹیٹ بینک کے تخمینوں کے آس پاس ہی تھیں۔

زری پالیسی پر غور و خوض اور فیصلے کا ووٹ:

21- زری پالیسی کمیٹی نے 9 کے مقابلے میں 8 ووٹ کی اکثریتی رائے کی بنا پر پالیسی ریٹ برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا، جبکہ ایک رکن نے پالیسی ریٹ 100 بی پی ایس کم کرنے کے حق میں ووٹ دیا۔

فیصلے:

پالیسی ریٹ 22 فیصد برقرار رکھا جاتا ہے۔

زری پالیسی بیان - جنوری 2024ء منظور کیا جاتا ہے۔